اصطلاحات ناٹک

یعنی
چند الفاظ انگریزی کے معنی جو اس کتاب میں مستعمل ہیں

ایکٹ	ناٹک کا ایک باب
سین	ایک ایکٹ کا وہ حصہ جسکے واقعات سلسلہ وار جب کہ ایک وقت اور ایک مقام پر ظہور میں آئیں
ایکٹر	تماشہ کرنے والا
اسٹیج	تماشہ کرنے کا مقام
انٹر	کسی خاص ایکٹر کا اسٹیج میں داخل ہونا
ایگزٹ	کسی خاص ایکٹر کا اسٹیج میں سے چلا جانا
ڈراپ سین	وہ پردہ جو ہر ایکٹ کے اختتام پر گرتا ہے۔

تحفۂ ناٹک

پارٹ

مظفر شاہ... انس مذکر... بادشاہ افغانستان　　مشل.... انس مذکر...... ایرانی مفلس

وزیر اعظم.... ایضاً.... وزیر مظفر شاہ　　شبان.... ایضاً...... گجراتی مفلس

درباری.... " .... اہل دربار مظفر شاہ　　مرہٹا...... " ...... ایک مفلس

کوتوال..... " ...... کوتوال حسن آباد　　غیبی آواز.... " ...... آواز دہقانی

قباد...... " ...... امیر زادۂ اصفہان　　مہر انگیز.....انس مونث... دختر مظفر شاہ

شداد..... " .... قباد کا حبشی نوکر　　سلیمان.... ایضاً... مہر انگیز کی خواصین

چوبدار...... " ..... ملازم مظفر شاہ　　گونگی حبشن .... " ..... شداد کی عورت

دربان..... " ...... ملازم شاہی　　رامشگر...... " .... ایک رقاصہ

سنادی...... " .... ڈھنڈھورا پھیرنے والا　　شاہ جن..... جن وغیرہ مذکر ۔ ہاتف غیب

گرو جی... ... " .... جوگیوں کا گرو　　اسمال جوگی.... ایضاً... بھوتوں کا سردار

چیلے..... " ..... جوگی ...　　دیو بھوت..... ایضاً... ملازمان اسمال جوگی

پہلا مالی...... " ...... باغبان　　آسمان پری... جن وغیرہ مونث ... پریوں کی سردار

دوسرا مالی.... " ..... ایضاً　　پریاں..... ایضاً.. خواب دکھانے والی

تیسرا مالی..... " ..... "　　کملیا دیبی.... " ... اسمال جوگی کی چیری

قیدی..... " .... شداد کا قیدی　　ٹونا چماری.... " .... ایضاً

فقیر..... " .... مسلمان مفلس　　درباری ـ چوبدار ـ سپاہی وغیرہ

مقامات

شہر حسن آباد ـ شہر اصفہان ـ ملک افغانستان

مرقع مہر انگیز و قباد

معروف بہ

نقش سلیمانی و بہشت شداد

پہلا ایکٹ - پہلا سین

باغ شاہی - پردہ نمبر (۲)

(مہر انگیز شاہزادی کا اپنی سہیلیوں کے ساتھ آنا
مع غذا گانا۔)

ہولی - دھن پیچ کا لنگڑا - تال چاچر

طرز "ہے ستم کا وہ بانی - وہ میرے صاحب کا جانی"

مہر انگیز

ادا حمد کب ہو زباں سے — شکر جو افزوں بیان سے — ادا
جن و بشر حور و غلمان فرشتے — پیدا کئے ہیں خدا نے — ادا
انسان کو پر سب میں افضل بنا کر — رکھا ہے جو امن و اماں سے — ادا

شہنشاہی بہت کی مین نے اس دنیاے فانی مین — مگر افسوس پیغام اجل اب مجکو آیا ہے
نہین مریکا سلطنت عزیزہ پر لگا زندہ مین کب تک — جوانی چل بسی اب سنہ ضعفی نے دکھایا ہے
اگر سوچون کسے شاہی نہین رکھتا پسر کوئی — دل محزون پر ابر غم درم آخر یہ چھایا ہے
عطا کی ہے مجھے خالق نے بس اک صالحہ دختر — پر اس سے ہوگی کب شاہی یہ اندیشہ سمایا ہے

ابیات ۔ تحت اللفظ

مظفر شاہ

افسوس ہو کہ جھاڑ ہوا اور اسپہ ہو نہ پہل — ایسا درخت اگتے ہی بہتر ہے جا جل
افسوس ہو کہ جھاڑ ہوا اور اسپہ ہو نہ پہول — ایسا شجر جو سبز بھی تو اسپہ خاک دہول
افسوس ہیکہ دولت و حشمت ہے بیشمار — پر مجکو رنج لاولدی سے نہین قرار
یارب یہ مجھ ضعیف کی جان پر ہے کیا ستم — فرزند کے نہونے سے گھٹتا ہے میرا دم

(مظفر شاہ کا فرط غم سے بیہوش ہو جانا جہاڑ مین سے دو پریون کا نمودار ہو کر خواب دکھانا ۔)

ٹھمری ۔ دہن کافی ۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز ۔ ‘‘ سوہا سیان کر سے چترائی رے ’’

پریان

شاہنشاہا اتنا تو اب رنج نہ اٹھاوے — تم کہا وے دکہ پاوے ناحق کیون جیکو جلاوے
پاسے گا لاریب اپنی مراد تو — وارث تخت و تاج کا گھر تیرے بیٹھک آوے
پاوسے وہی تری شاہی دو دختر — نقش سلیمانی جو کوئی لا دے

(پریون کا غائب ہو جانا مظفر شاہ کا ہوش مین آنا ۔)

بیت ۔ تحت اللفظ

مظفر شاہ

الٰہی یہ کیا مین نے دیکھا ہے خواب — ارے دوڑو اے اہلکار و شتاب

(وزرا و امرا و لنگاسہ کوتوال دوڑتے آنا ۔)

غزل - دُھن کلیان - تال دادرا

طرز - "ساقیا جام مین دے بادۂ احمری مجھے"

وزیر اعظم

فکر و اندیشہ سے کیا ہے شہ ذیشان کیلئے ... کرنا منظور ہو جو بندون کو فرمان کہئے

مضطرب آپ ہین کس واسطے فرمائے تو ... کون سے غم نے کیا آپ کو حیران کہئے

کس لئے بند ہین آنکھیں نہین کچھ دیتے جواب ... حال کیون آپ کا اتنا ہے پریشان کہئے

(مظفر شاہ کا وزیرون کو وصیت کرنا)

غزل - دُھن زلہ کافی - تال ندارد

طرز - "ترا سے شکر ادا ہو دل مجھسے مری لیلی"

مظفر شاہ

آنکھیں کیا اے عزیزو تم سے اب رخصت ہماری ہے ... کہ پورے ہو چکے دن زیست کے مرنے کی باری ہے

نگہ میں یاد رکھو لا دے جو نقش سلیمانی ... مرا تخت اسکو دنیا سلطنت اسکی ہی ساری ہے

اسی سے کرنا مہرانگیز میری بیٹی کی شادی ... مرے تو نسل کے گلزار مین گل وہ پیاری ہے

(مہرانگیز کا مظفر شاہ کے پاس آنا)

خدا دے صبر میرے بعد تجکو اے مری بیٹی ... ترے والد کی تو اسپ اجل پر اب سواری ہے

(مظفر شاہ کا بیجو دہو جانا - مہرانگیز کا واویلا مچانا)

ٹھمری - دُھن دیس - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "اے اثر ہجر افکار"

مہرانگیز

ڈالا پدر سے مجھے مار

آنکھیں کرلین بند جو تمنے ... اُجڑا ہے یہ دیار ڈالا

نیند تمہین تو آئی ہے بھاری ... مین کرتی ہون گریہ و زاری

کھولو تو آنکھیں تم پیاری ... دیکھو ادہر اک بار ڈالا

لا وارث رہجاؤنگی میں تو — ملک عدم کو سدہارے تم جو
سلطنت سے کیا ہے چہٹنے کا مجکو — تم جو ہو سر وارث ——— والا
میرے پیارے یہ نیند ہے کیسی — سنتے نہیں جو بولتے کچہ بہی
سوجہی آنکہیں رونے کو میری — ہو تو ذرا ہوشیار ۔ —— والا

(مظفر شاہ کا مرنا مہر انگیز کا غم کرنا۔)

نوحہ ۔ دہن بہیرویں ۔ تال دادرا

طرز۔ "کیون چہوڑ کے تنہا مجہے دنیا سے سدہارے۔"

مہر انگیز

صد حیف یہ غم کیا مجہے خالق نے دکہایا — سہے سہے مرے بابا
ماں سے چہٹی مری ستے ہی اب مجکو چہڑایا — سہے سہے مرے بابا ۔ — صد حیف
بخشا تہا نہ خالق نے مجہے کوئی برادر — اور مر گئی مادر
سر پر تہا مرے آپکا ہی اب رہا سایا — سہے سہے مرے بابا ۔ — صد حیف
بدبخت ہوں ایسی کہ کوئی بہائی نہ پایا — ماں باپ کو کہایا ۔
کیوں وقت ولادت نہ گلا ماں نے دبایا — سہے سہے میرے بابا ۔ — صد حیف

پہلا ایکٹ ۔ تیسرا سین

راستہ ۔ پردہ نمبر (۱)

(شاہی منادی کا ڈہنڈہورا پہراتے آنا اور عامۂ خلایق کا جمع ہو جانا۔)

مثنوی - دھن زلہ - تال چاچر

طرز - "ارے لال دیو اس طرف چلا آ -"

منادی

ڈھنڈھورا سنو گوش دل سے ذرا | یہان کا تہا جو شاہ وہ مر گیا
گیا وصیت سے اُس شاہ کی | جو نقش سلیمانی لادے کوئی
مرا تاج اور تخت دینا اُسے | وہی میری دختر سے شادی کرے
جو نقش سلیمانی سے آئیگا | یہ تخت شہنشاہی وہ پائیگا
یہی سے ڈھنڈھورا یہی اشتہار | وصیت جو تہی شاہ کی وہی پکار

(سب کا جانا قباد کا شکستہ فلک آنا -)

غزلیات - دھن بہاگ - تال دادرا

طرز - "افسوس کس سے شکوہ کرون ہجر و رنج و غم -"

قباد

مین کب تک اے فلک سہون تیرے ستم بھلا | کیسے رہون فقیری مین ثابت قدم بھلا
مین تہا امیرزادہ پر اب ہوگیا فقیر | اس غم سے لب پہ آئے نہ کیون ہر دم بھلا
محتاج ایک نان کا تو نے کیا مجھے | کیونکر یہ دور ہو مرے دل سے الم بھلا
جب زر تہا میرے پاس تو لاکہون تہے غمگسار | اس مفلسی مین اب جو ہو اُس کو غم بھلا
نوکر سے ایک حبشی سو وہ بھی یہ کہتا ہے | کیون نوکری کرون مین تری بے درم بھلا

(قباد کا سر راہ بیٹھکر اپنے حال زار پر آنسو بہانا
شداد کا نقش سلیمانی کی جستجو مین آنا -)

شداد

کیون نوکری قباد کی چھوڑین نہ ہم بھلا | کام آئے کیا اسکے ساتھ مین اب الم بھلا
محتاج پیسے پیسے کو وہ خود ہے آجکل | دیگا ہمین کہان سے تنخواہ مین درم بھلا
ہم لائین اب جو نقش سلیمانی ڈھونڈھکر | پھر کیا [illegible] بھلا

(قباد کو نہ پہچانکر فقیر جانکر)

ہوتا ہے اسے فقیر تو کیون بیٹھا راہ پر کیا ٹکڑے آج بھیک مین پائے ہین کم بھلا

دوغزلہ - دھن بہاگ - تال دادرا

(طرز "صد حیف ان دنون مین بہت پر ملال ہون")

قباد

صد حیف مین قباد بہت پر ملال ہون نادانی سے فنا سے ہوئے گنج و مال ہون

شداد

باشندہ گو حبش کا ہون پہ خوش جمال ہون شداد میرا نام ہے فرخندہ فال ہون

قباد

قانع ہون بردبار ہون احقر ہون دلفگار مجموع قاف بائے الف اور دال ہون

شداد

شیطان و دیو واہرمن و دیہی رام ہین مجموع شین اول الف اور دال ہون

قباد

گردش سے آسمان کی ہوا ہے یہ میرا حال تھا بدر مین کبھی مگر اب تو ہلال ہون

شداد

پیخ ہون عتاب مین گرمی مین آفتاب رنگت مین مین اگرچہ زحل کی مثال ہون

قباد

باغ جہان مین پھول کی مانند تھا کبھی گو آج مثل سبزے کے مین پائمال ہون

شداد

لالہ کی طرح سرخ رہا رنج مرا مدام گو آج مثل داغ ہون یا کالی ڈھال ہون

قباد

بدقسمتی نے میری دکھایا ہے مجھے یہ دن جو بیٹھے سُنتا مین ترے بے قیل و قال ہون

قسمت بری تمہاری ہو پہ میں ہوں خوش نصیب — تم بہ گہر ہو اور میں لالوں کا لال ہوں

قباد

نوکر تو میرا ہو کے یہ کیا مجھے بکتا ہے — آقا ہوں تیرا گو کہ پراگندہ حال ہوں

ٹھمری - دہن زلہ تال پنجابی ٹھیکہ

دھرو - ہا لنگوان موہا کر سے نکس گہر سے ہا

شداد - اے صاحب نوکر اپنا مجھکو اب مت جانو تم

قباد - ہوا ہو فاقو کیسا،

شداد - مجھکو تو چاہئے پیسا۔ — اے صاحب

قباد - پیسا کہاں سے لاؤں اب

شداد - تو میں یہاں سے جاؤں اب - مجھکو آپ دیجئے رہنا

قباد - نہیں ہاتھ میں اب کوڑی،

شداد - بازار کو کیوں دوڑی،

قباد - مت چھوڑو میری خدمتگاری کہنا مانو تم

شداد - اے صاحب نوکر اپنا مجھکو اب مت جانو تم

قباد - تیرا میں ہوں قدیمی آقا،

شداد - میں کر سکتا نہیں فاقا۔ — اے صاحب

قباد - تجکو ملی نہیں کب روٹی،

شداد - کہانا اُسے کیا بن بوٹی، - کپڑے بی ہیں تن کے پہٹے،

قباد - کیا کپڑے نہیں کل پائے،

شداد - ہاں پائے مگر نہ وہ بہائے۔

قباد - حد جتنی چادر اُتنا ہی پاؤں کو تانو تم

شداد - اے صاحب نوکر اپنا مجھکو اب مت جانو تم

قباد - تیرا ہوگا کہاں کو جانا،

شداد ۔ سے جان پیٹ بھر کہانا ۔ اسے صاحب

قباد ۔ ہم ہین غریب بیچارے اب ،

شداد ۔ پہوٹے نصیب تمہارے اب ،

قباد ۔ کہو یا مین نے سب مال وزر ، کب جاگیگا بخت اپنا ،

شداد ۔ اب ہوگیا وہ تو سپنا ،

قباد ۔ پہر ممکن ہو سب فضل حق سے جی مین ٹہانو تم ۔

شداد ۔ اسے صاحب نوکر اپنا مجکو اب سمجہا نو تم

دوغزلہ ۔ دہن کلیان بہوپالی تال قوالی

طرز ،، کرون مین بہو کیا حال دل کسے بیان اپنا ۔ ،،

قباد

الٰہی کیا کرون کس سے کہون راز پنہان اپنا ۔ نہ مونس ہے نہ ہمدم ہے نہ کوئی مہربان اپنا

شداد

الٰہی اب یہ لیجاوُن شکم دوزخ کہان اپنا ۔ نہین سردار کوئی بہی جہان مین قدردان اپنا

قباد

لٹادی آہ نادانی سے مین نے اپنی سب دولت ۔ جوانی مین نہ سوجہا کچہ ذرا سود و زیان اپنا

شداد

اُڑادی تمنے میخواری و عیاشی مین سب دولت ۔ لگا بیٹہے جوے کے داون پہ حضرت مکان اپنا

قباد

خدایا شان تیری جسکو پالا تہا لڑکپن سے ۔ وہی سب ہے پیرا ب ہے ناصح و پیر مغان اپنا

شداد

سمجہے جو دانا یا نادان کہلاوے سے پیٹ بہر کہانا ۔ وہی سردار اپنا ہے وہی ہے حکمران اپنا

چہ ۔ دہن پہچ کالنگڑا ۔ تال چاچر

طرز ،، یہ غضب کیا ہوا یا الٰہی ۔ ،،

قباد

تنگ مجھ پر ہوا کیسا زمانہ | غیر و بیگانہ ہے ہر یگانہ
میں کھلاتا تھا لاکھوں کو کھانا | اب میسر نہیں مجھکو دانہ ۔۔ تنگ

کس کو میں شکل اپنی دکھاؤں | جی میں آتا ہے بستی اب چھوڑ جاؤں
جا کے کوئی بیابان بساؤں | تیرا ہی چاہے وان تو بھی جانا ۔۔ تنگ

(قباد کا جانے کے لئے قدم اوٹھانا
شداد کا دامن پکڑ کر منانا -)

لاونی - دھن زلہ برہمن - تال قوالی

طرز - کیا پنجہ باز مقدر نے مجھے مارا - ۱

شداد

یہ ڈھنڈورا شہ کے وزیر نے پھروایا ہے
اس ملک کے شہ کو موت نے آکے دبایا

پھر کہکے دیئے سب کو ہوا دانا | کہ نقش سلیمان قبضے میں جس کے پانا
اسکو ہے پہنانا تاج مرا شاہانہ | شوہر مری دختر کا بھی اسی کو بنانا

ہو جاؤنگا شہ وہ نقش جو ہمنے پایا
اس ملک کے شہ کو موت نے آکے دبایا

ٹھمری - دھن زلہ تال چاچر

طرز - جان آجان جان اے جان جان ۔۔ ۱

قباد

بول تو اے گدا بول تو اے گدا | ملسکتی ہے مجکو شاہی بہلا - بول تو
نقش سلیمان پاوے تو ہو شاہ | پر ہاتھ وہ کسطرح آئیگا ۔ ملسکتی
جنگل بیاباں میں جا کے اٹھو | گر بادشاہی تو اے بیوفا ملسکتی (انگیزٹ)

انگریزی وزن - دھن کلیات بھوپالی تال قوالی

طرز۔ ’’لٹ پٹ سے ہین جنگ مین جاتے ابتو بہادر لنگن خان‘‘

شداد

کرتا ہون اب نقش سلیمانی کے لانے کا سامان،
جس سے پاکر ملک و خزانہ ہو جاؤن یہان کا سلطان — کرتا ہون

پورب پچھم اُتر دکھن یا سب ہیرت اگنی اسیان،
چارون جانب گوشے ڈھونڈھون نقش وہ با دل و جان — کرتا ہون

کابل جاؤن جو کوئی پوچھے کہون مین اس سے خویاران،
ایران و دیدہ توران دیدہ ہیم افغانستان۔ — کرتا ہون

عرب مین جاؤن حال سناؤن کہون مین یا اہل الایمان،
انا بالبصر آمن اہل التقی شلشت فی الجنت غلمان۔ — کرتا ہون

انگریزی مین بات کرون ویل جب دم پہونچون انگلستان
مائی پیا، دہ گیو می پیر نگس سلیمان آئے گو اِن۔ — کرتا ہون

پورب وا سے جکو باکھا دیکھ کہین آذرجہان،
شہر سے کارن کیپی رسولی جبیو وآن کروا شان۔ — کرتا ہون

ارمن جرمن انگلینڈ روس ہین فرنچ اٹلی ترکستان
کلکتہ مدراس بمبئی دیکھون سارا ہندوستان۔ — کرتا ہون

جاؤن جہاڑی باڑی کہاڑی پی کرتا ڑی ہندوستان
ارض و سما سب توڑون پھوڑون چھوڑون نہ مین پر نقش کا دھیان۔ — کرتا ہون

دیو کو ٹھوکون جن کو ٹھیکون پریون کے سب پھونکون مکان
چہ دہ دولان ہی پاؤن تو ہون سارے مین جا بین شیطان۔ — کرتا ہون

موت بلا سے مین نہین ڈرتا ست کا بندہ ہے انسان
یا تو لاؤن نقش سلیمان یا ہمت جاؤن قبرستان۔ — کرتا ہون

(اکزٹ)

پہلا ایکٹ - چوتھا سین

جنگل - پردہ نمبر (۵)

(چند جوگیون کا یاد خدا کرتے ہوے نظر آنا قباد کا

ادہر سے انکو بغور ملاحظہ فرمانا۔)

پد - درت زلہ — تال قوالی

طرز۔ " نام تمہارا کیا ہے صاحب اور کہان سے آئے ہو۔ "

سب جوگی

ہر سے دہیان لگا ذرے سا مین ہر سے دہیان لگا ذرے ۔ ہر سے

لکڑی سے تم بار جلاؤ بال جلاؤ جیسے گہاس ،

یاد کی داتا کرکے یہان تم ہردم اگن سلگا ذرے ۔ ہر سے

آیا جو دم تو آدم ہے اور آیا نہ دم تو بیدم ہے ،

رکہو دم پر تم نہ بہروسا اپنے بچن کو نبہاؤ رے ۔ ہر سے

ابیات تحت اللفظ

قباد

دنیا سے اب تو ہوگیا مین تنگ بے شمار ۔۔۔ بستی مین چین اور نہ جنگل مین ہے قرار

جی چاہتا ہے جوگی مین ہوجاؤن اب ضرور ۔۔۔ جگ ہی سے تازمانے کے ان لوگون سے ہون دور

ہین یاد حق مین ایسے یہ مشغول سب کے سب ۔۔۔ گویا کہ کل جہان کو سمجھے ہوئے ہین سب

لیتا ہون مین بہی نام پر اب تو خدا کے جوگ ۔۔۔ کہوتا ہون اس بہانے سے دونون جہان کے سوگ

(قباد کا جوگیون کے قریب آنا اور جوگ لینے کی آرزو جتانا)

پد - دھن برنبش - تال چاچر

طرز - ،، رام تورے نام کی دھونی رما ـ ے - ،،

قباد

گروہین نے دنیا سے دل کو اُٹھایا — جوگ لینے یہان سائین آیا - گرو
مان باپ بہائی رکہتا نہین مین — اُکتا ہون غم کا ستایا -
دنیا کو دیکہا تو دل مین سمجھا — کہوٹی ہے یہ ساری مایا - گرو

ابیات تحت اللفظ

گروجی

اے پسر تو جوگ کا دل مین نہ ہرگز دھیان رکہ — اس خیالِ خام سے باز آکے اپنی جان رکہ
جوگ لیکر دکہہ بہت اے پیارے تُو پائیگا — جو ہوا بے صبر اِسمین تو غضب آجائیگا

لاونی - دھن کالنگڑا - تال قوالی

طرز - ،، بدا خدا بھلا کرے تیرا - ،،

جب تنگ مین جی سے آیا — تب دل کو جہان سے اُٹھایا
دکہہ درد نے ہے مجہے گہیرا — نہین موت کا ہوتا پہیرا
جب مجکو نہ جینا بہایا — تب دل کو جہان سے اُٹھایا
مین امیر کا ہون فرزند — زر و دولت سے تہا خرسند
سب دوستون مین وہ اُڑایا — تب دل کو جہان سے اُٹھایا
مجہے جوگی گروجی کر دو — یا زر سے ہے دامن بہر دو
جب سخت فلک نے ستایا — تب دل کو جہان سے اُٹھایا

پد - دھن جوگیا اساوری - تال چاچر

طرز - ،، آپ کا ہے سدا بہسایا ہے - ،،

گروجی

کیون ہے تو اتنا اے پیارے مضطر — پائیگا فضلِ حق سے بہت زر

نیکی سے چاہیے تجکو حشمت — یا بدی کر کے لینی ہے دولت
راضی جسپر ہو وہ تو بیان کر — پائیگا فضل حق سے بہت زر

قباد

کیسے ملتی ہے نیکی سے حشمت — اور بدی سے ملے کیسے دولت

قباد

گروجی

پہلے یہ بھید ظاہر ہو جسپر — پائیگا فضل حق سے بہت زر

چیز - دہن جھنجوٹی - تال کہروا

طرز - ناگر وسا نجا سیوا رام دو جاکوؤ نہین رے - ،

گروجی

ہوتا نیکی سے تو راضی بیشک رحمان ہے — پہلے بہت پر وہ آزماوے ہے ہوتا
اوّل نیکوں پر آتی ہے آفت ، — صابر ہو جو وہی نیک انسان ہے پہلے
اور بدی سے ملے جلد دولت — پر وہ ہوتا پیچھے دوزخی شیطان ہے - پہلے

ابیات تحت اللفظ

قباد

راہ نیکی پر خدا ہوں بس وہی دکھلائیے — گنج بعد از رنج کیسے ملتا ہے فرمائیے
صبر میں کرتا ہو نگا آفتوں میں اے گرو — دو جہاں میں ہوتا ہے نیکی سے انسان سرخرو

چیز - دہن سہرا - تال قوالی

طرز - دو پیا کرے بھگوان کہ تجھپر دیا کرے بھگوان - ،،

گروجی

مہر کرے رحمان کہ تجھپر مہر کرے رحمان -

نیکی کا افسون دیتا ہوں تجھے کو — پڑھ تو اسے ہر آن ہے کہ تجھپر

(انتظار و نیا -)

نیکی سے خالق ہوگا بہت خوش ، — پائیگا تو ذی شان ہے کہ تجھپر

اور بدی کا بھی سے تو یہ افسون ۔ کر جو سکے آسمان ۔ ـــــ کہ بتجھپر

(دوسرا کاغذ دینا)

دیبی ملکیا ہوگی خوش اس سے ۔ چگا سکیگا سسان ۔ ـــــ کہ بتجھپر

(قباد کا جانا جوگیون کا حمد خدا گانا)

قصیدہ ۔ دہرت بلاول ۔ تال قوالی

طرز ،، کیا سج دہج سے آئی ٹوپی دیکھو وہ البیلی بنی ۔،،

سب جوگی

حمد و ثنا مین تیری خدایا سب کی زبان بس قاصر ہے ۔ پوری حقیقت تیری کوئی بندہ ہو کہین سکتا ہر ہے

ذات مقدس ہے تیری واحد کوئی نہین ثانی تیرا ۔ شک ہے جسے توحید مین تیری وہ تو یقینا کافر ہے

دیکھہ نہین سکتا ہے تجھے کوئی دیکھتا ہے پر تو سب کو ۔ دونون جہان مین تو تو ہر اک جا ہر گھڑی حاضر ناظر ہے

دیتا ہے جسکو چاہے تو عزت اور جسے چاہے ذلت ۔ نیکی بدی سب ہاتھ ہے تیرے کس پہ نہین تو قادر ہے

شاہ کو کر دے چاہے گدا تو چاہے گدا کو دے شاہی ۔ مردے کو چاہے زندہ کرے تو قدرت تیری کیا باہر ہے

ہندو مسلمان گبر نصاری پوجتے ہین سب تجکو ہی ۔ سجدہ کرین گو آگے کسی کے پر وہ تیری ہی خاطر ہے

حمد خدا مین لکھا قصیدہ خوب یہ تو نے اے حافظ ۔ علمی لیاقت گو نہین تجہہ مین پھر بھی تو اچھا شاعر ہے

پہلا ایکٹ ۔ پانچوان سین

راستہ ۔ پردہ نمبر (۱)

(انیطر)

پد ۔ دہرت بیرانس ۔ تال چاچر

(طرز - ادا شکر ہو تیرا کیونکر خدایا)

قیادہ

خدایا کرون کیا مین تیری بڑائی ۔ راہ نیکی ہے مجکو بتائی ۔ خدایا
قدرت کا تیری عجائب تماشا ۔ دیتا ہے یہ سب دکھائی ،
تیرے ہی جلوے کی دوجہان مین ۔ ساری ہے یہ روشنائی ۔ خدایا
حور و ملائک جن و بشر پر ۔ تیری ہے فرمان روائی ۔ خدایا ۔
رزاق و مولا ہے تو سب کا برحق ۔ زیبا ہے تجکو خدائی ۔ خدایا ۔
چاہے جسے بادشاہی تو بخشے ۔ چاہے جسے دے گدائی ،
ذلت کسی کو دی تو نے صاحب ۔ عزت کسی کی بڑہائی ،
ہے حکم تیرا ہر شے پہ جاری ۔ کرتے ہین سب جبہ سائی
سب کچھ ہے خالق سزاوار تجکو ۔ بڑائی کرے یا بھلائی ۔ خدایا
ہون نقش بد کا یہ سب ستایا ۔ کی حرص نے کج ادائی ،
اور تیری حقیقت پہ خاک نشین کی ۔ ہرگز ہو گی رسائی ۔ خدایا

(انگیز ٹ)

پہلا ایکٹ ۔ چھٹا سین

باغ شاہی ۔ پردہ نمبر (۴)

(الیون کا آپس مین باتین کرتے نظر آنا)

سب ۔ تحت اللفظ

پہلا مالی

آتا ہے باغ میں تو کوئی چور بد گہر — بجتا ہے وہ روز چڑا میوے بےخطر
سوچو تو کوئی اسکی گرفتاری کا ہنر — آ جائے ہاتھ کیسے ہی وہ دزد نامور

(دوسرے مالی کا شداد کو آتا ہوا دیکھکر بتانا)

دوسرا مالی

آتا ہے سامنے سے کوئی بےخطر چلا
شاید وہی ہو چور یہ دیکھو تو تم بھلا

بیت تحت اللفظ

تیسرا مالی

چھپ جاؤ جب تو گوشے میں آسے یاروزودتر — دیکھو تو آکے کرتا ہے یاں کیسا یہ بد گہر

(مالیوں کا گوشے میں چھپ جانا شداد کا آنا)

غزل - دھن کلیان - دادرا

مرزا - "اندر میں کے عشق سے عشق آسمان میں -"

شداد

لانا مزہ سے مجھے وہ نقش خوب تر — پھرتا ہوں جسکے واسطے حیران دربدر
آ سکے گا ہاتھ نقش سلیمانی کس جگہ — دیتا نہیں ہے کوئی بھی اسکی مجھے خبر
میں جستجو میں اسکی نہ کوتاہی اب کرون — زحمت ہزار کھینچوں نگر لاؤن ڈھونڈھ کر
کیا خوش نما یہ آیا نظر باغ دلکشا — ہیں جابجا لگے ہوئے کیا خوش ادا ثمر
اک میوہ کہاؤں توڑ کے اس باغ میں سے — تا ہو سہارا کچھ تو سٹے بھوک کا ضرر

(شداد کا ایک پہل توڑنا مالیوں کا اسکو پکڑ کر سر پیٹنا -)

انگریزی وزن - دھن جھنجوٹی - تال دادرا

مرزا - "درجانے اسے دل -"

سب مالی - چلو آؤ آؤ ڈھونڈو سب ‏ یہ ہاتھ لگا ہے چور اب

پہلا مالی - بہت دنون سے آتا ہے

دوسرا مالی - میوے چرا کر کھاتا ہے

تیسرا مالی - ہمکو بھی تو ستاتا ہے ‏ یہ ہاتھ لگا ہے چور اب

سب مالی - ہان پیٹو پیٹو خوب اسکو ‏ اب جیتا ہرگز مت چھوڑو

پہلا مالی - گھونسے تماچے لگی لات

دوسرا مالی - اسکے سوا اب کرو نہ بات

تیسرا مالی - ہائے سزا اب یہ بدذات ‏ یہ ہاتھ لگا ہے چور اب

شداد - ارے ہزہی کیا یہ کیا مین نے ‏ کہو کیا ہے تمہارا لیا مین نے

پہلا مالی - چُپ چُپ موذی مت کر بات

دوسرا مالی - دیکھتے ہو کیا مارو لات

تیسرا مالی - مرجائے تا یہ بدذات ‏ یہ ہاتھ لگا ہے چور اب

سب مالی - زندہ نہین تجکو چھوڑینگے ‏ ہڈی پسلی سب توڑینگے

پہلا مالی - ہاتھ پانون کو مروڑینگے

دوسرا مالی - سر کو تیرے پھوڑینگے

تیسرا مالی - لاکھون ستم کر چھوڑینگے ‏ یہ ہاتھ لگا ہے چور اب

شداد - بس بس اب یارو جانے دو ‏ آرام ذرا تو پانے دو

پہلا مالی - چھوڑو مت اسکو زنہار

دوسرا مالی - مارو لاتین پھر دو چار

تیسرا مالی - جوتون کی دو پھر بھی مار ‏ یہ ہاتھ لگا ہے چور اب

پہلا ایکٹ - ساتوان سین

راستہ - پردہ نمبر (۱)

(قباد کا ایک گونگی حبشن کو ساتھ لیکر آنا)

نثر مقفیٰ

قباد - معلوم ہوا تو گونگی ہے مجھ پر کسی نے یہ ستم کیا تھا، کہ تنہا جنگل میں چھوڑ دیا تھا، اگر میں وہاں نہ آتا، تو مارے بھوک پیاس کے تیرا کام تمام ہو جاتا، (شداد کو دور سے آتا ہوا دیکھکر) مت رہ مت رہ وہ میرا نوکر شداد آتا ہے اس سے تیری شادی کر دونگا خوش ہو

(گونگی کا خوش ہونا شداد کا روتا ہوا آنا)

پد - دھن کھماچ - تال دادرا

طرز - " بھاگو جلد بھاگو رے بھاگو جی میدان میں - "

شداد

مار کیسی کھائی میں نے ہو گیا ہوں نیم دم
اے قباد چھوڑ تجکو میں اٹھاتا ہوں یہ قسم

قباد

اے غلام کیسا تیرا ہو گیا ہے حال یہ
کس نے مارے جوتوں کے سر کیا ہے لال یہ

(شداد کو گونگی کو ترچھی نظر سے دیکھ دیکھ خوش ہونا)

شادی تیری اس سے ہوگی دیکھتا ہو تو جسے
لایا اسکو ایک وحشت سے ہوں تیرے واسطے

شداد

شادی اپنی کر کے لاؤں میں کہاں سے کھانیکو
میں تو آجکل ہوں تنگ ایک ایک دانے کو

قباد

اے غلام شاد ہو تو رنج و غم نکر بہت
اب خدا کے فضل سے ملیگا ہمکو زر بہت
نیکی و بدی کے دیو افسون میں عجیب تر
پاتا انکے ورد سے بغیر ہے بیشمار زر

ٹھمری - دھن کلیان - تال قوالی

(کورس) "یا لنگر و اچیر سکھ وا ۔۔"

شداد

کیجے عنایت مجکو بھی افسون وہ مین سے اک اسے پیار سے اب ۔ کیجے
تا کہ یہ نوکر ہو وے تونگر کوئی نہ غم اسے مارے اب ۔
عیش و خوشی مین غلام تیرا عمر ہمیشہ گذارے اب ۔ کیجے

قباد

نیکی کا خواہان یا کہ بدی پر ہوتا ہے تو آمادہ اب ۔
مین تو ہمیشہ نیکی ہی کا بس نوش کرون گا بادہ اب ۔ کیجے

شداد

نیکی بدی سے مجکو غرض کیا جلد تو نکر کیجے اب
جس سے کہ دولت جلد ملے وہی مجکو تو منتر دیجے اب ۔ کیجے

ابیات تحت اللفظ

قباد

چاہے دولت چاہتے تو افسون بدی کا کر قبول
اور جو صابر ہو تو نیکی سے ہو گا زر حصول

شداد

کیا غرض نیکی سے جب ہو وہ بوقت سود مند
ہے بدی مجکو تو اے آقا بجان و دل پسند

قباد (افسون دیکر)

جب تو نے افسون بدی کا پڑھا ہے تو صبح و شام
ہونگے تابع تیرے سب جن و شیاطین سے غلام
(سب کا جانا)

پہلا ایکٹ ۔۔ آٹھوان سین

باغ شاہی - پردہ نمبر (۴)

(مہرانگیز کا فکر شوہر میں کوچ پر بیٹھی نظر آنا)

غزل - دُھن جھنجوٹی - تال پشتو

طرز - ہے بہ ہوس سے بر ہوس اللہ بس باقی ہوس -

مہرانگیز

گل ہے شگفتہ باغ میں لیکن کہاں ہے قدردان — بلبل نہ اس گلشن میں ہے نے باغباں ہے قدردان
چمکا ہے گوہر حسن کا پر جوہری کوئی نہیں — عالم میں زینت اسکی کیا جب کہ نہاں ہے قدردان
جوبن تو آیا جوش پر والد مرے ہے حکم گر — نقش سلیمان لاتے جو وہ بیگمان ہے قدردان
بھڑکی ہے آتش حسن کی لیکن بجھا دے کون ہے — یارب تو جلدی بھیجدے میرا جہاں ہے قدردان

(مہرانگیز کا سو جانا پردہ خواب کا پیچھے آنا دو گلدستے پیشکروہ پریون کا نکل آنا اور مہرانگیز کو خواب دکھانا)

غزل - دُھن سہانہ - تال چاچر

طرز - دہن پہنا انکے گمان کیسے کیسے -

پریان

بس اب دور کر دل سے تو رنج و کلفت — اری شاد ہو کھل گئی تیری قسمت
ترا قدردان اک جوان حسین ہے — دکھاتے ہیں ہم خواب میں اسکی صورت

(باغ کا پردہ اٹھ جانا اور جنگل میں قباد کا یاد خدا کرتے نظر آنا)

جنگل - پردہ نمبر (۵)

نصیب اسکو نقش سلیمانی ہوگا — اسی کے مقدر میں ہے بادشاہت

قباد اسکو کہتے ہین اسے مہر پیاری
یہ کرتا ہے جنگل مین حق کی عبادت
ارا کین شاہی کو بلوا کے فوراً
بیان اُسنے کر تو یہ ساری حقیقت

(پریون کا غائب ہو جانا مہر انگیز کا بیدار ہو کر گھبرانا)

باغ شاہی - پردہ کا نمبر (۴)

ہولی - دھن کافی - تال چاچر

طرز - "ہو حفاظت ہماری ہی نوکری ہے تمہاری -"

مہر انگیز - جان میری بچاؤ - مجھے دلربا کو دکھاؤ - ——— جان
دیکھا ہے اس وقت اک خواب مین نے
کہان اسے وزیرو ہو آؤ

(وزیرون کا دوڑتے آنا)

وزرا - حاضر ہین خدمت مین ہم شاہزادی
جو حکم ہو وہ سناؤ نہ اب دیر ہرگز لگاؤ - ——— جان

غزل - دھن پروا - تال پشتو

طرز - "بام پر پیارا جب کہ گشت تماشب مہتاب ہین -"

مہر انگیز

خواب مین پایا ہے مین نے آج اپنے یار کو
اپنے دیکھا ہے گویا ماہ پُر انوار کو
پھر کرے بلبل نہ ہرگز دید گل کی آرزو
وہ اگر دکھلاوے اپنے پھول سے رخسار کو
روز و شب صحرا مین کرتا ہے وہ حق کی بندگی
کہتے ہین شہری قباد اس غیرت گلزار کو
ڈھونڈھکر جنگل سے اب آؤ اسکو زود تر
[illegible] ملا دو اس مرے دلدار کو
پاس ہے نقش سلیمانی ہی اُسکے صاحبو
وارث تخت و نگین کر دو [illegible] مہر دار کو

ہولی - دھن کافی - تال چاچر

طرز - " سہاگن کے دن چار - "

سب وزیر

لاتے ہیں ہم تیرا یار - نکھا غم   اسے جو انگیز پیاری - لاتے ہیں
نقش سلیمان جو ہے پاس اُسکے   تو ہو گا وہ تاجدار - نکھا غم

(وزیروں کا جانا)

پہلا ایکٹ - نواں سین

سندر - پردہ نمبر (۳)

(شداد کا گونگی کو ساتھ لئے ہوئے آنا اور مندر پہ جا جبری سر جھکانا -)

غزل - دہن بہیروین - تال قوالی

طرز - " ہائے گئی کیا چھوڑ ہمیں تو ہو جو شمع یہاں اسے مادر - "

شداد

اے مری ماتا دیبی گنگیا میری مدد پر آ اس آن   بیٹھا ہوں ہر دم نام ترا ہیں اور سدا ہی تیرا دھیان
ہیں ترے تابع اے میری ماتا سارے جہاں کی جادوگر   کالو اور جمالو نا چاری سب ہیں ترے زیر فرمان
جھپہ دیا کر اب مری ماتا کو دے مرے حق میں ڈکہیر   جاؤں میں بل بل تجھ پہ گنگیا کر دو تو پورے ارمان

(گنگیا دیبی کا یکایک زمین سے نکل آنا -)

ٹھمری - دہن بہیر کلیان - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - " اناتھ جی ہیہ دیا کرنا - "

ککیاوبی

ارے حبشی تبا کیا کہتا ہے مری یاد مین کیون تو رہتا ہے۔ ارے
ذات سے میرے فیض کا دریا سارے جہان مین بہتا ہے۔ ارے
جلد بیان کر حال تو اپنا رنج و الم کیون سہتا ہے۔ ارے

لاونی - دہن کلیان - تال قوالی

طرز۔ ضائع کرو اک کوڑی نہ ہرگز جا ہو جو درجہ تونگر کا۔

شہزاد

اے مری ماما مہر ہو مجھپر تا نہ رہون اب دقت مین،
رنج و الم کر دور مرے سب مین ہون نہایت آفت مین،
یہ ترا چیرا ہے کئی دن سے اے مری ماما صعیبت مین

جھول

نقش سلیمان پاؤن ماما نقش سلیمان پاؤن،
نقش سلیمان پاؤن تا مین شہزاد کا ہو جاؤن،
رکھون اُسے بہی خدمت مین
پھر تو عمر بسر ہو میری خوب ہی عیش و عشرت مین اے مری

دوغزلہ - دہن بھوپالی - تال پشتو

طرز۔ ارے کمبخت تو دیوانہ ہے خبطی ہے وحشی ہے۔

ککیاوبی

ارے احمق نہ دنیا مین کوئی ہوگا ترا ثانی طلب کی چیز نورانی بنا کر شکل شیطانی

شہزاد حبشی

مری ماما اٹھائی ہے مصبت مین نے پریشانی لگا دے مہربانی کر کے تو نقش سلیمانی

ککیاوبی

ارے اوعقل کے دشمن کیا بکتا ہے بیہودہ لا کرتی ہے وابسی چیز نیکون کو آسانی

شداد

اگر ہون نیک تو تیرا جو بد ہون تو بھی تیرا ہون
ملیگا دے اب کسی دُہب سے وہ نقش پاک زنہار

کملیا دیبی

جو ہے اُس نقش کا طالب تو کیا سمان جوگی ہے
ملیگا تجکو گورستان مین وہ چبر بیابانی

غزل - دہن کا لنگڑا - تال چاچر

طرز - "مجھے اجی بیوفائی کردے"

شداد

مری ماتا کر میرے اوپر دیا
مجھے نقش دے ست بہانا تھا

نہ وہ نقش دیگی مجھے تو اگر
تو بس آہی جائیگی میری قضا

سوا تیرے مین کس سے مانگون مراد
کہ ہون جان و دل سے پجاری ترا

شعر خوانی - دہن زلہ جہنجوٹی - تال دادرا

طرز - "وہ وحشی کے ہوش اُڑتے ہین اُڑنے کی شان پر"

کملیا دیبی

نرسنگھ کی قسم ہے ہنومان کی قسم
اور اپنے پیر حضرت شیطان کی قسم

نیکی کا نقش ہے وہ بدی میرا نام ہے
اُس نقش کے طالب ہیں تو نیکی کا کام ہو

لادے جو کوئی سامنے وہ میرے نقش پاک
ہو جاؤن مین تو دیکھتے ہی اسکو جل کے خاک

اسمال جوگی ہے دے دیا گر کہونگی مین
غافل تری مدد سے نہ ہرگز رہونگی مین

بر لائیگا مراد وہ تیری اک آن مین
شداد کل ضرور توانا سان مین

جنگل کی شب کو ہوئی ہے اُسکے یہان سبھا
مین جاتی ہون تو اُس سے ہی پائیگا مدعا

(دیبی کا زمین مین سمانا شداد کا جانا -)

پہلا ایکٹ - دسوان سین

باغ شاہی - پردہ نمبر (۴)

(مہر انگیز کا انتظار میں بیقرار نظر آنا۔)

غزل - دھن زلہ پیلو - تال پشتو

طرز۔ ”نہ جز آئینہ کے ثانی ترا کوئی نظر آیا۔“

مہر انگیز

نہ گھبرا اے دل مضطر ترا غمخوار آتا ہے — ہوا تو جسکا بلبل وہ گل گلزار آتا ہے
بنا ہے چاہ میں جسکی زلیخا سا تو دیوانہ — وہ رشک یوسف کنعان ترا دلدار آتا ہے
نہ آمادہ ہو دم بھر اے مریض عشق مرنے پر — مسیحا تیرا دکھلانے تجھے دیدار آتا ہے
مسیحا تیرا اگر تجکو جان بخشے تو ہے بہتر — نہیں تو کوئی دم میں غم سے تلوار آتا ہے
شگون نیک ہے پھڑکی جو بائیں آنکھ اب میری — دلا ہو شاد بیشک آج ترا یار آتا ہے

(وزیروں کا شہزادی کو بعزت لانا)

لاونی - دھن زلہ - تال قوالی

طرز۔ ”کیسے ری البیلا سفور سے دلبر“

سب وزیر

لا مطابق ترے چپ کے ہمکو یہ انسان
ہے اسکے حق میں کیا فرمان

کرتا جنگل میں تھا عبادت بیٹھا یہ ذیشان — ہیں اس میں سارے وہی نشان
نقش سلیمانی تو نہیں یہ رکھتا پر اے جان — ہیں اس سے ہم سارے حیران
تخت جو سونپیں اسے تو شہ کا ٹوٹیگا پیمان — یہی ہے اس دم ہمکو دھیان
نقش سلیمانی جو لا دے شاہی کا ہو شایان
ہے اسکے حق میں کیا فرمان

مہرانگیز

یہی تھا دیکھا خواب مین بشب ہمنے تو انسان
اسی کو تم کر دو سلطان

کرونگی شادی مین تو اسی سے ہون اسپر قربان — یہی سے مجھکو ہر دم دہیان
اسکو ہو تخت پدر کا میرے تم اس آن — یہی سے میرا اب فرمان
مانگا اسکو نقش سلیمانی یہی اسے ذیشان
اسی کو تم کر دو سلطان ؎

غزل ۔ دہن کا لنگڑا ۔ تال چاچر

طرز ۔ " فدا جسکے اوپر تری جان ہے "

وزیر اعظم

گیا کس طرف اس گھڑی دہیان ہے — بجا یہ نہین تیرا فرمان ہے
جو نقش سلیمانی لائے یہان — وہی بس ہمارا تو سلطان ہے
اسے کسطرح سلطنت سونپ دین — نہین رکھتا نقش سلیمان ہے
نہ توڑینگے ہم اسکو ہرگز کبھی — کیا شہ سے جو عہد و پیمان ہے
یہ نقش سلیمانی سے آئے جب — ہمارا دار شاہی اسی آن ہے
مگر اسکو فی الحال تو ہی قبول — یہ گو حسن مین رشک غلمان ہے
پدر کی وصیت بدل یاد رکھ — سنا سب یہی اسکے مری جان ہے

ٹھمری ۔ دہن بروا ۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز ۔ " جان جہان مین یہ سنتی ہون آج تری تیاری ہے "

مہرانگیز

عذر مرے ارشاد مین کیا تو نے یہ اسے دستور کیا ، ——— عذر
اسکو بنا فی الحال تو سلطان ، لاوے اگر کوئی نقش سلیمان ،
رہنے عذر سے ہم دونون کو وہ بات ، ہمنے یہ سب منظور کیا ، ——— عذر

سب وزیر

شہزادی اصرار سے تیرے ہمکو بہت مجبور کیا ——— شہزادی

خیر اب سے کرتے ہیں سلطان/ تیرا بجا ہم لائینگے فرمان

بھول بجا نا مگر وہ پیمان ہاں تمنے جو ہے منظور کیا ——— شہزادی

(وزیروں کا جانا)

غزلیات — دھن کالنگڑا — تال دادرا

طرز "تم بیز سے کیا یارکی اور دن کے کرم سے"

قباد

فدوی ہے بدل تابع فرمان تمہارا	پر ٹھیک ہے شہزادی نہیں دھیان تمہارا
قسمت میں مری نقش سلیمانی کہان ہے	ملنا مجھے جلدی نہیں آسان تمہارا
وہ نقش جو لاوے ہوا ہے شاہی مبارک	سکھ ہے کہ اسی سے ہے سب ارمان تمہارا

مہرانگیز

اے پیارے ہے اس آن کدہر دھیان تمہارا	حصہ ہے ابھی نقش سلیمان تمہارا
وارئی گئی مایوس ہو فضل خدا سے	ہر کام کریگا وہی آسان تمہارا
ملنے کا نہیں غیر کو وہ نقش تو ہرگز	کر سکتا ہے پھر کیا کوئی نقصان تمہارا

ٹھمری — دھن کھماج — تال پنجابی ٹھیکہ

طرز "او پھری تیرا آج کدہر ہے دھیان"

قباد

شہزادی تیرا آج کدہر ہے دھیان	ایسی ہو نادان ——— شہزادی
لاوے اگر کوئی نقش سلیمان	ہمکو کرے حیران ——— شہزادی
ڈھونڈھ کے لاؤن نقش وہ پہلے	تب میں ہون سلطان ——— شہزادی

مہرانگیز

خدارا چھوڑ دے جانے کا دھیان | ہو نہ جدا اک آن ——— خدارا

نقش تجھے گھر بیٹھے ملے گا | سفت ہو حیران - | خدارا
شاد رہون تیرے وصل سے ہر دم | ہے یہ مجھے ارمان - | خدارا

(مہرانگیز کا شداد کو بالفت گلے لگانا اور اپنے ساتھ لیجانا -)

پہلا ایکٹ - گیارھوان سین

مسان - پردہ نمبر (۷)

(شداد کا گرگی کو ساتھ لئے ہوئے آنا -)

مثنوی - دھن پہاڑی جھنجوٹی - تال چاچر

طرز - " لیا تم نے کیا پیارا نام خدا - "

شداد

دیالو مہابیر عالیجناب | ہماری تو امید بر لا شتاب
کھڑا ہے ترا چیرا امیدوار | دکھا درشن اپنا اے عالی وقار
اے اسمال جوگی گرو آئیے | مدد اپنے چیرے کی فرمائیے

(اسمال جوگی کا اپنے ڈیرے سے باہر آنا -)

چوبولے - دھن کیدارا - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - " راجہ ہون مین قوم کا اندر میرا نام - "

اسمال جوگی

جوگیون کا ہون مین گرو جتیون کا سردار | دنیا کے ہین بیر سب میرے تابعدار

میرا نام اسمال ہے جوگی ہوں ذیشان — سہتے بہت پلید ہیں سب زیر فرمان
رات کو جنگل کی مرا جگتا ہے یہ سمان — زندہ ہوتے ہیں یہاں مرے ہوے انسان
لونا چماری گنگیا دیبی دیو ہوا نی آ ئیں — ناچ کے پھیرے رو بیرو جی میرا سبلا ئیں

(قبر کا یکایک شق ہو جانا اور اُس سے
لونا چماری کا گنگر ناچتی ہوئی آ نا۔)

کہروا - دُھن پیلو - تال کہروا

طرز۔ " ساڑھے تین پیسے میر مجھلی۔"

لونا چماری

یاد کرتے ہی تیرے میں تو حاضر ہوئی — میں تو حاضر ہوئی میں تو حاضر ہوئی — یاد
یاد مجھے فرمایا تھا جو تو نے اے سردار — حاضر ہے یہ لونا چماری تیری تابعدار — یاد

کہروا - دھن کالنگڑا - تال کہروا

طرز۔ " ہے بننگ نہیان۔" (گنگیا دیبی کا یکایک زمین سے نکل آنا)

گنگیا دیبی

نہیں گذری گھڑی، نہیں گذری گھڑی — چیری تری ہے آگے کھڑی — نہیں
گنگیا دیبی چیری تیری حاضر ہے مہاراج — ہوے تلی تیرے لئے میں لائی بلا کر آج۔ نہیں
مہاگرو اسمال ہیں تیرے سارے بھوت غلام — اِک پل میں جو چاہے تو کرسکتا ہو وہ کام۔ نہیں

(گرونگی کو سب کی نظر بچا کر ایک چوپا کھانا
اور اُسکو قے ہو جانا۔)

منشر مقفیٰ

شداد — اری شیطان زادی یہ کیا کیا (گرو نگی کا آ والکیا یا ہوا چوپا دکھا نا) تو نے کیا لیا، لاحول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔
(کئی بھوتو کا یکایک زمین سے نکل آنا اور شداد کو گرفتار کر دینا)

انگریزی وزن سوہنی پہاڑی ہنجوٹی۔ تال دادرا

طرز۔ ،، اب اختر فلک ، چمک ، چمک چمک ۔ ،،

سب بھوت

پڑا یہ تو نے کیوں ، کیا بڑا ستم — دیا ہمیں الم کرینگے اب نہ ہم کرم — پڑ ہا
سکھے گرو تو سر ترا ابھی کریں تسلم — تجھے تو کچا کھا ہی جائیں ہو سکے ہم ہم ۔ پڑ ہا

ابیات تحت اللفظ

شداد

گرو جی مری بخش دیجے خطا — خبر تھی نہ مجھ میں انجان تھا
مجھے حال پر کیجے اب کرم — نہیں اپنے بندوں پہ زیبا ستم

اسمال جوگی

بھلا بخش دی تیری اسکو خطا — مگر قتل ہوگا جو وہ پھر کسا
مرے ساتھ کھا بیٹھکر یہ طعام — گملیا نے تیرا بتایا ہے کام

(شداد کا جو سے بلی دیکھکر گھبرانا۔)

شداد (خود بخود)

الٰہی یہ سچ کیسا ہے ستم — کہ اب جو سے بلی ہی کھا ئینگے ہم

اسمال جوگی

یہ کیا سوچتا ہے تو اب کھانا کھا — جو ہے تیرا مطلب وہ بر لاؤنگا

گملیا دیوی

نہیں قدر نعمت جب اسکو حضور — یہ کھانا کھلانا اسے کیا ضرور

اسمال جوگی

ترے جی کی میں آس بر لاؤنگا — تجھے جلد اب شاہی دلواؤنگا
نہ پائیگا نقش سلیمان دلیک — تجھے دوسرا نقش دیتا ہوں ایک

(نقش دینا۔)

اسے پاس رکھ اپنے تو ہر گھڑی — کہ دیگی دبی کلکیا بڑی
اسے لیکے دربار شاہی مین جا — اسی کو تو نقش سلیمان بتا
دکھا کر طلسم اسکے لے تاج و تخت — بس اب کھل گئے تیرے شاد بخت

پہلا ایکٹ - بارھوان سین

راستہ - پردہ نمبر (۱)

(منادی کا ڈھنڈورا پھراتے آنا اور خلایق کا جمع ہو جانا)

ندا - دھن پرہنس - تال دادرا

طرز " الہام الف سے ہوا اللہ سے بسا ایک ..."

منادی

معلوم کرین سب کہ قباد آج ہوا شاہ — حامی رہے ہر حال مین سلطان کا اللہ
سکہو فقیرو جلوہ ان بٹتی ہے خیرات — لوٹو کہ خوشحالی سے ہوتا بسر اوقات
ہو جاوگے سب شاد تم اور رنج کو مارو — شاہی تجھے اے شاہ مبارک یہ پکارو

(چلا جانا)

پہلا ایکٹ - تیرھوان سین

محل سرایام - پردہ نمبر (۱۱)

(قباد کا مع مہر انگیز ملباس شاہانہ بالائے بام رونق افروز نظر آنا)

غزلیات - دھن کوسیا - تال پشتو

طرز - "اک ہم یہ ستم سے ہیں مارا تفکر امر کرنا"

مہر انگیز

شکل پر اپنی مجھے قربان ہونے دیجئے
دل کا پورا مدعا اے جان ہونے دیجئے

سخت وقت اور دشواری سے پاۓ ہیں تمہیں
میری مشکل اب ذرا آسان ہونے دیجئے

ہو چکے دو مصحف رخ حسن کے صدقے ہیں ہم
اپنے دل میں اب مجھے مہمان ہونے دیجئے

ناجیو ہیں نام تیرے مر کے جیتے ہیں اے صنم
اب مہیا وصل کا سامان ہونے دیجئے

قباد

میرے دل میں تجکو اے پیاری سمانا چاہیئے
اور آنکھوں پر مجھے اپنی بٹھانا چاہیئے

ہے قسم مہتاب کی تو ہی سراپا نور مہر
لوح دل پر تیرے نقشے کو کھدانا چاہیئے

(دربان کا آنا)

غزل - دھن تلنگ - تال دادرا

طرز - "سنگدل سے شہر اب القاب"

دربان

دھن ہے اس وقت یہ غلام کی سنو
کثرت اب در پہ خاص و عام کی ہے

عام خیرات لینے آئے ہیں
خاص کو آرزو سلام کی ہے

حکم ہو تو میں در کو کھولوں شتاب
مرضی کیا شاہ نیکنام کی ہے

ٹھمری - دھن جھنجھوٹی - تال دادرا

طرز - "مارے رے تو سے بان رے"

قباد و مہر انگیز

آئے ہر خاص و عام آئے ہر خاص و عام
ہوں جمع سب زیرِ بام - آئے

(دربان کا جانا)

مسکینوں کو ہم خیرات اس دم دیں لیکے خالق کا نام۔ آسئے

(خاص وعام کا آنا)

پد۔ دھن کھاچ ۔ تال دادرا

طرز۔ "پھاگو چل پھاگو سارے پھاگو جی۔"

قباد و مہرانگیز

آؤ اے غریبو لو یہ صدقۂ الہٰ ہیں زر تو کیا ہے جان بھی دینگے ہم خدا کی راہ میں

(ہندی فقیر کا آگے آنا)

ہندی فقیر

رہنے والا ہند کا ہوں پہلے تھا بڑا امیر ٹکس دیتے دیتے اسے ہو گیا میں اب فقیر

(قباد کا اشرفیوں کی تھیلی عطا فرمانا)

شکر اے خدا ترا ہوا اب اپنا خوب کام نیک بخت شاہ رہو لگا جا کے تیرا نیک نام

(ایرانی مغل کا آگے آنا)

ایرانی مغل

خیر اے سلطان بدہ مارا کہ ہستیم غریب واشتم دو کار اش شربت آمدہ نقصان قریب

(قباد کا اشرفیوں کی تھیلی عطا فرمانا)

تا بہ محشر باد قائم رحم یزدان بر تو باد این قدر خیرات وادی شدہ لم سند و شاد

(گجراتی بنئے کا آگے آنا)

گجراتی بنیات

حیات توں چھوں دانشوں نری گیو جیہے ڈیگرو مہاری الی ناسی گئی نے رہی گیو چھوں ایکھ تو

(قباد کا اشرفیوں کی تھیلی عطا فرمانا)

سیو سالی بچی کرش مرز لی سچے رکھم الیشور تتے راکھے سنگی راکھی مہاری تین شرم

(ہندوستانی بنئے کا آگے آنا)

ہندوستانی بنیان

جلت کا ہون بنیان ہین گیا ہے میرا بیٹا مر — بھاگی میری جورو بھی بگڑ گیا ہے میرا گھر

(قباد کا اشرفیون کی تھیلی عطا فرمانا۔)

اُٹھوائی سو رکم گردن کا بوجھ دوسری — رکھے ایشور آپ کو اے راجہ جی سدا اسکو

(مرہٹے برہمن کا آگے آنا۔)

مرہٹا برہمن

سے گریب برہمن راج دہن تجی مالات دیا — لیکر وا ہے ہوکے راجے تیجا آشیرباد گیا

(قباد کا اشرفیون کی تھیلی عطا فرمانا۔)

کا ہے سانگو رام رام انت انت بیو دان — چھتر پتی ساگل تلا سنگلے راجا ہندوستان

پلہ - وہن برہمنس - تال چاچر

طرز۔ "اوا شکر ہو تیرا کیونکر خدایا۔"

قباد و مہر انگیز

کیا ہے کرم تو نے اپنا خدایا

اک ہم مین بلبل ہے دوسرا گل — دونون کو اک جا بٹھایا۔ کیا ہے

ہون کس زبان سے ہم تیرے شاکر — یہ روز تو نے دکھایا

بندے ہین تیرے ہم تو ہے مولا — رکھ فضل کا ہم پہ سایا۔ کیا ہے

پہلا ایکٹ - چودھوان سین

راستہ - پردہ نمبر (۱)

(شداد کا گونگی کو ساتھ لئے ہوئے آنا۔)

کہروا - دھن زلہ کلیان - تال کہروا

طرز۔" صدقے ہوں تیکھے بلا میں ہم تری اک نفس ہر دم۔"

شداد

راجا میں بناؤں ری — تجھے رانی بناؤں۔۔ راجہ
اسپال جوگی کی مین رہو سے — تخت یہاں کا ہاؤں ری۔ تجھے
میری کالی کوا پری جان — ہیرے تجھے میں کہلاؤں ری۔ تجھے
میں مہارا جا تو مہارانی — کیوں نہ مزے اب اڑاؤں ری۔۔ تجھے

(ایکزٹ)

پہلا ایکٹ - پندرھواں سین

دربار — پردہ نمبر (۱۰)

(اہل دربار کا منتظر شاہ نظر آنا چوبدار کا داخل ہو کر
آمد شاہ سنانا۔)

غزل آمد - دھن زلہ جھنجوٹی تال دادرا

طرز۔" ہم ہجر و جبر یار سے گھبرائے جاتے ہیں۔"

چوبدار

شاہ قباد آتے ہیں تعظیم کیجئے ۔ مجرے کو سر جھکا ئے تسلیم کیجئے

دریا دلی و عدل میں بے مثل ہے یہ شاہ ۔ کیونکر نہ دست بستہ ہو تکریم کیجئے

(قباد کا مع مہر انگیز داخل ہو تخت پر جلوس فرمانا
رامشگردن کا مبارکباد گانا ۔)

ٹھمری ۔ دھن کافی ۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز ۔ " سوراسیاں کرے چترائی رے ۔ "

رامشگران

آج تجکو اے شہ یہ ۔ ہو مبارک تخت و تاج ۔ ۔ آج

اے شہ والا تیری رعایا ۔ دے سب خوشی سو علیم ۔ ۔ آج

یہ مہر انگیز تجکو مبارک ۔ جس سے ہوا از دواج ۔ ۔ آج

(کوتوال کا شداد حبشی اور گونگی کو ساتھ لیکر داخل ہونا)

ابیات تحت اللفظ

کوتوال

اے اہل کار د بات یہ میری کرو خیال ۔ گو اس سے ہوگا سب کے دلوں پر بہت ملال

مرحوم شہ کی ہے تو وصیت کو مانیں گے ۔ ہو نقش جسکے پاس اُسے شاہ جانیں گے

رکھتا ہے تاج و تخت کی یہ حبشی دعویٰ آس ۔ بتلاتا ہے یہ نقشِ سلیمانی اپنے پاس

ہولی ۔ دھن کافی ۔ تال چاچر

طرز ۔ " بالاگی کرجوری شیام سو سے کھیلونہ ہوری ۔ "

مہر انگیز

اِسکو یہاں سے نکالو ۔ ابھی خنجر مار ڈالو ۔ ۔ ۔ اِسکو

جو نہ تھا یہ دعویٰ کرتا ہے موذی ۔ ہو نقش تو آزمالو

ورنہ کرو قتل اسکو اسی دم ۔ سر سے بلا سبکے ٹالو ۔ ابھی ۔

(اہلکارون کا شداد کو پکڑنا اور قتل گاہ مین لیجانے کے لیئے اُسکی مشکین جکڑنا۔)

ٹھمری - دہن پیلو - تال دادرا

طرز۔ "تم بن ساؤن نکس جیا جاسے رسے۔"

شداد

اُو میری دیبی مین جاتا ہون مارا — جاتا ہون مارا مین جاتا ہون مارا۔ اُو
تیری کرامت سے اندھے ہون سب — تانے نسے دربار سارا۔ — اُو

(ایک ہیبت ناک آواز ہونے سے اہلکارون کا اندھا ہوجانا اور شداد کو عاجزی سے ستانا۔)

غزل - دہن پیلو - تال دادرا

طرز۔ "نہ مین تجکو یہ بیوفا جانتی تھی۔"

سب درباری

گئی ہائے بینائی انکھون کی ساری — نہین ہمکو پہچان تھی کچھ تمہاری
شداد اب نہین سمجھا جائیگا سلطان — تمہین ہو مبارک سدا تاجداری
ابھی تخت پر بیٹھئے تاج لیجئے — مگر کیجئے آنکھین روشن ہماری

بیت - تحت اللفظ

شداد

دکھا دیی ماتا پھر اپنی کرامت — ابھی انکی آنکھون مین آئے بصارت

(سب درباریون کی آنکھون کا روشن ہوجانا۔)

غزل - دہن جھنجوٹی - تال دادرا

طرز۔ "وہ سے سب سیاہ رو۔"

سب درباری

تخت سے نیچے تو اُترا تیری سبب ہوا فخر — تجھ سے ہتھ پھیرا کر کیا تا تو سب بے خبر

مہر سے تو بھی بہ خصال تجھکو کرینگے ہم حلال ۔ عشق میں اسکے پائمال، ہو گئی تو بھی بد گہر

شداد

ورنہ ہمارا چھینا تھا تخت پہ بیٹھا پہ جفا ۔ شرم نہیں تجھے ذرا قتل تو ہوگا اب مگر

(شداد کا قباد کو ہاتھ پکڑ کر تخت سے نیچے ڈالنا اور قتل کیلئے نیام سے تلوار باہر نکالنا، مہرانگیز کا بیچ میں آجانا اور قباد کو بچانا)

سب درباری

مہر تجھے بتائیں ہم بادشاہ کو تو بنا صنم ۔ کہا یہ گی ورنہ رنج و غم شہر سے ہوگی تو بدر

غزل ۔ دھن زلہ سارنگ تال دادرا

طرز "پیچ پیچ نیلگون گرد و غبار سے نہ چھپا —"

مہرانگیز

تمہاری اصل ہے کیا مجھے گو جان پھر جائے ۔ قباد پیارے سے پر دل مرا کہاں پھر جائے
پھروں میں اس سے تو ہو بخت میرا برگشتہ ۔ نہ صرف بخت خداوند لامکان پھر جائے
قسم ہے رب کی نہ میں اس سے ہونگی رو گردان ۔ اگرچہ مجھ سے زمین اور آسمان پھر جائے
نہ عندلیب سے برگشتہ گل ہو تو کیا غم ۔ اگرچہ باغ پھرے یا کہ باغبان پھر جائے

لاونی ۔ دھن زلہ برنس تال قوالی

طرز "بہ کیا غضب بانو مقدر نے مجھے مارا —"

قباد

میرے ساتھ اٹھا تو رنج و الم نہ خدا را
رہا سبھی ہی گھر آرام سے اے سرپارا
مرا نصیب ہوتا اب سن لے اسے جانی ۔ برباد تو کیوں کرتی ہے اپنی جوانی
جنگل میں سجے تو ہوگی بڑی حیرانی ۔ پائیگی وہاں نہ تو وقت پہ دانا پانی
مجھے رخصت کر تو خوشی سے میری دل آرا

رہو اپنے ہی گھر آرام سے اے مہ پارا

ٹھمری ـ دھن جھنجوٹی ـ تال دادرا

طرز ـ ،، اے جی سو سے ہیں لاکھ سماں ،،

مہر انگیز

اے جی یہ نہ مانونگی میں تو سب باتیں

ہو گئے شاد مجھ سے خفا تم — چھوڑنے کی ہیں یہ گھاتیں ۔ — اے جی

ہجر میں کیونکر ہونگے بسر دن — کیسے کٹینگی راتیں ،

ساتھ چھوڑونگی میں تمہارا — چاہو تو مارو لاتیں ۔ — اے جی

غزل ـ دھن زلہ ـ تال دادرا

طرز ـ ،، مہمان کو اٹھاتے ہیں سلایوں کہیں گھر سے ،،

قباد

اے مہر خدا تجھ پہ سے ہر آن مری جان — بیزار نہیں تجھ سے یہ سچ مان مری جان

مہر انگیز

بیزار نہیں ہے تو مجھے ساتھ رکھ اپنے — مر جاؤنگی بے تیرے یقین جان مری جان

قباد

کیوں سہتی ہے اے پیاری مری وحشت کی ایذا — تو ہو نہ مرے واسطے حیران مری جان

مہر انگیز

بے تیرے ہی جنت مجھے دوزخ سے بھی بدتر — تو ہو تو جہنم ہے گلستان مری جان

قباد

جو مرضی یہی ہے تو چلو اے مری پیاری — بھٹکینگی اب افسوس بیابان مری جان

انگریزی وزلن ـ دھن سندھڑا ـ تال دادرا

طرز۔ "اے شمس و عزیز بیٹے خوش خصال کے۔"

شداد

فی الفور ان کو شہر سے میرے نکال دو — کچھ بھی نہ تم سنو اب انکی قیل و قال
دو ڈھونڈ بلاؤن کو اب نہ دو تم سے ٹال دو — لائین نہ تا کوئی سر اپنے یہ و بال
لیجانے پاین سے تم انکو نہ کوئی مال دو — پوشاکین شاہی بھی ان کی اتار و حال
جنگل اجاڑ ہین تو رہنے ان مین انکو ڈال دو — چھوٹین نہ پھر کبھی ہرگز یہ بد خصال

(اہلکارون کا قباد و مہر انگیز کو گرفتار کرنا)

ابیات تحت اللفظ

قباد

حیف اے موذی نہین تجھ مین وفا کا تو ہی نام — اپنے صاحب کا نہ کچھ پاس کیا تو نے غلام
بیگمان حرص و ہوس نے تجھے مارا ظالم — تخت سے مجھے اک بار اتارا ظالم
زر کے باعث تو مجھے شہر بدر کرتا ہے — مل گئی شاہی تو پھر زیر و زبر کرتا ہے
خیر کیا کام بھلا تیری ریاست سے مجھے — اب تو ہرگز نہین مطلب تری دولت سے مجھے
ہان یہ کہتا ہون کہ کیجیے عدل و انصاف — رکھنا تو اپنی رعیت پہ ہمیشہ الطاف
تو اگر عدل کریگا تجھے بخشے گا خدا — ورنہ تو پائیگا دن حشر کے دوزخ مین سزا
اب تو اس شہر سے ہم لیتے ہین جنگل کی راہ — ہمین اس حرص زمانہ سے بچائے اللہ
در و دیوار پہ حسرت سے نظر کرتے ہین — رخصت اے اہل وطن ہم تو سفر کرتے ہین

(قباد و مہر انگیز کا جانا سب کا حیرت مین آنا۔)

پہلے ایکٹ کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرایا جانا۔

دوسرا ایکٹ - پہلا سین

سین - پردہ نمبر (۱۳)

(شداد کا گوگی کو ساتھ لئے ہوئے آنا)

غزل - دھن زلہ جھنجوٹی - تال دادرا

طرز ۔۔ دل کو ہمارے عشق بت دلربا سے ہے ۔۔۔

شداد

اقبال جوگی کی جو عنایت سدا رہے — کیونکر ہو اک سے بخت نہ میرا سوار ہے
میں ہوں بدی پہ نیکی پہ ہمدرد فدا ہیں — مجھکو ہمیشہ عیش اور انپر جفا رہے
کہتے ہیں بد کا ہوگا قیامت میں حال بد — دیکھا ہے کتنے حشر ابھی تو قرار ہے
گو حشر میں بہشت ملیگی مجھے نہیں — دنیا میں میں بنالوں تو ارمان کیا رہے
میری مدد کو دیبی کلکیا تو جلد آ — دکھ درد تا کہ میرا نہ باقی ذرا رہے

(کلکیا دیبی کا یکایک زمین سے نمودار ہونا)

ابیات - تحت اللفظ

کلکیا دیبی

اے بنی آدم کیا ہے یاد کیوں تو نے مجھے — کون سی مشکل نے آکر ان دنوں گھیرا تجھے

طرز۔ "میں تو بیاہی تھی گبرو جوان۔۔"

شداد

بیشک ایسی ہے وہ نکنام — مہرانگیز سے ہے میرا کام۔۔ بیشک
جاتا ہوں میں جستجو میں اوس کی — جہان ہوئیگی وہ دلارام۔۔ بیشک
سوتوں کو خون پلاؤنگا اُس کا — ہوگی جو وہ مجھسے رام۔۔ بیشک

(شداد کا کٹنی کو ساتھ لیکر جانا۔)

دوسرا ایکٹ۔ دوسرا سین

جنگل۔ پردہ نمبر (۵)

(قباد و مہرانگیز کا بحال پریشان آنا۔)

غزل۔ دھن سارنگ تال پہلوی ٹھیکہ

طرز۔ "سب نواب ظلم بہر بیتابی ستاتا ہے۔۔"

قباد

ہوا وہ جو مقدر میں لکھا تھا اے مری پیاری — مصیبت کا کریں ہم کس سے شکوہ اے مری پیاری
کہا تھا میں نے یہ اول نہ تو ہمراہ میرے چل — ہوئی اب ضد سے تو بیکل کروں کیا اے مری پیاری
نہ اتنی بیقراری کر ذرا رکھ صبر بھی دلبر — کروں جان صدقے میں تجھپر نہ گھبرا اے مری پیاری

ٹھمری - دہن کھماچ - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - ،، درشن بن انکھیان ترس رہین ۔ ۔ ،،

مہرانگیز

بات ایسی نہ ہرگز منہ سے کہو ۔ مت میرے لیئے تم رنج سہو ۔ بات
صدقے ہو مین تمپر مر جاؤن ۔ پر تم پیارے جیتے رہو ۔ ۔ ۔ بات

(قباد کا مہرانگیز کو ایک ہرن دور دکھانا ۔)

غزلیات - دہن بھوپالی تال دادرا

طرز - ،، جب سے بچھڑا مرا پسر لوگو ۔ ۔ ،،

قباد

اک ہرن آیا وہ نظر جانی ۔ دیکھو ہے فربہ کس قدر جانی
مین شکار اسکا اب کرون جا کر ۔ دو اجازت اگر جانی
کھانا ہمکو نہین نصیب ہوا ۔ بھوکے دو دن گئے گذر جانی

مہرانگیز

جاؤ مجکو نہ چھوڑ کر جانی ۔ یہ تو ہے دشت پر خطر جانی
دل مین سوچو تو شل انسان کیا ۔ جان نہین رکھتے جانور جانی
جان حیوان کی لینے دینگے نہ ہم ۔ بھوک سے جائین گو کہ مر جانی

(باہر سے آواز آنا ۔)

نثر مقفیٰ

غیبی آواز - بھاگو رے بھاگو شیر آیا بھاگو ۔

قباد - (مہرانگیز سے) مین شیر کے دیکھنے کو جاتا ہون تم یہین ٹھرو ۔

(قباد کا ایک طرف کو جانا دوسری طرف سے

(شیر کا آنا اوسکو دیکھکر مہر انگیز کا غش کہانا شیر کا دوڑتا چلا جانا شداد کا آنا اور مہر انگیز کو بیہوش دیکھکر پہچاننا)

شداد — افسوس یہ تو مہر انگیز مردہ پڑی ہے۔ (مہر انگیز کا ہوش میں آنا -) ارے یہ تو مری نہیں میری قسمت بہت بڑی ہے، اب مین ایک گوشے مین چھپ جاؤن تاکہ اسکے یہان تنہا پڑے ہونے کا کچھ بھید پاؤن۔

(شداد کا چھپ جانا مہر انگیز کا شداد کو چارون طرف دیکھکر نہ پانا)

ٹھمری - دہن بلاول - تال قوالی

طرز۔ " آؤ پیتم آؤ پیتم — "

مہر انگیز

موت کی بھیجو ہوئی ہے تو میری — والی مدد کر میری،
مجکو آس فقط ہے تیری — والی مدد کر میری۔ — موت
جسکی خاطر نکلی مین گھر سے — چھٹ گیا وہ بھی مقدر سے
بے اُسکے نہین مجھ سے مین ویری - والی مدد کر میری۔ — موت

(شداد کا مہر انگیز کے پاس آنا اور اسکو عشق جتانا)

غزل - دہن سارنگ - تال دادرا

طرز۔ " افسوس ترے دلبن یہ کیا بات سمائی — "

شداد

شہزادی مصیبت عبث تو نے اٹھائی — مین قید الم سے تجھے دیتا ہون رہائی
سکین ہے قباد اُسپہ فدا کیون ہوئی ناداں — تو مجھپہ ہو مائل کہ اسی مین ہے بھلائی

ماں نے جو مری عرض تو لیجا دن تجھے گھر — پھر تخت ترا تاج ترا تیری دو ہائی

غزل - دھن جوگیا اساوری - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "خدایا تنگ آگئی ہوں ستم اب اٹھ نہیں سکتا -"

مہرانگیز

مجھے کیا کام شاہی سے ہے ویرانہ وطن میرا — مرونگی تو غبار راہ بس ہوگا کفن میرا
فقیر عشق ہوں میں سلطنت پر تیری تھوکوں کب — نہیں محتاج ہوں زر کی ملے جو سیمتن میرا
رہی ثابت قدم راہ محبت میں تو ہونگی خوش — ابھی تو امتحاں کرتا ہے یہ چرخ کہن میرا
خدا کیواسطے رکھہ دور کالی صورت اپنی تو — نہیں تو خاک میں ملجائیگا نازک بدن میرا

دادرا - دھن کھماچ - تال دادرا

طرز - "آج کانہا مرہ لینی بانسری بجائی کے -"

شداد

پیاری میں تجھے کبھی اب نہیں ستاؤں گا — اب نہیں ستاؤنگا چین میں بٹھاؤنگا - پیاری
مانگی جو تو بات میری جانی — محل میں بٹھا تجھے رانی میں بناؤنگا - پیاری

مہرانگیز

حشر تک بھی میں نہ تیرے دام میں آؤنگی — دام میں نہ آؤنگی رنج و غم اٹھاؤنگی - حشر
دلبر ہے میرا قباد مجھے بچھڑا — جستجو میں اسکی سو جان کو گنواؤنگی - حشر

ٹھمری - دھن دیس - تال کہروا

طرز - "جا سے سیّاں ماروالا یاری کروں گی -"

شداد

اٹھو میرا کہنا اے پیاری میری جان سے — پیاری میری جان سے دلداری میری جان سے

پوشاک شاہی تجھکو پہناؤں — دل سے تو اپنے غمخواری میری مان لے

ترانہ - دُھن زلہ - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "اے سوداسیاں کہاں ہوگا بدنصیب -"

مہرانگیز

ہاتھ اپنا رکھ مجھسے دور — پرے ہو
بیج پاؤں جی سے جاؤں چھوا چھوا
ذرا جو تو نے مجکو
شیطان تو مجھے کیوں چھیڑتا ہے
کر تو ذرا خوف خدا خوف خدا ۔ ——— ہاتھ اپنا ۔
شوہر تو ہے قباد میرا اُسپر ہوں قربان
چھوڑونگی نہیں اُسکو مین گو جاوے میری جان ۔ ——— ہاتھ اپنا

دادرا - دُھن زلہ کھماچ - تال دادرا

طرز - "جوگی جی جلدی دوا ہے بار دوا -"

شداد

مری جان مان کہا مان کہا — ورنہ تجھے دونگا سزا ——— مری جان
جانے نہیں دونگا تجھے جان سے بس آج — گھر کو اپنے چل ابھی تو پہناؤنگا تاج ۔ ——— مری جان

(قباد کا آنا)

ابیات - تحت اللفظ

قباد

ارے چھوڑ ہاتھ اسکا تو مان بات — ستم اسپہ کرتا ہے کیوں بد صفات
اگر ایک اُنگلی سے اس کو چھوا — تو بس جان سے اپنی آئی قضا

کردن سینہ خنجر سے تیرا فگار — ابھی دور ہو ورنہ اے نابکار

شداد

سبھی مار نے آیا او بے حیا — سمجھ پھر تو سایہ سا پیر کا

کردن تجھکو بیہوش مین سحر سے — اڑادون فرے خوب پھر مہر سے

(قباد کا شداد کے سحر کرنے سے غش کھا کر گر جانا
شداد کا مہرانگیز کو دھمکانا)

مرے ساتھ چل جلد اے بدخصال — یہی ورنہ اب ہوگا تیرا بھی حال

(شداد کا مہرانگیز کو پکڑ کر گھسیٹنا اور مہرانگیز کا
قباد کو لپٹ کے رونا پیٹنا)

گری ۔ دہن بیرہنس ۔ تال چاچر

طرز ۔ " چلنا بھرت موری چلی رے جھلکیا ۔ "

مہرانگیز

جینے کی مطلق نہین آس مجکو — کر قتل اے ناپاک اب ۔ جینے کی

چھوٹا مرا جبکہ دلبر ہے مجھسے — جینے پہ میرے خاک اب ۔

دوڑو مدد کو مرے پیارے ورنہ — یہ لیچلا ناپاک اب ۔ جینے کی

(شداد کا مہرانگیز کو گھسیٹ لیجانا قباد کا ہوش مین آنا ۔)

لاونی ۔ دہن کالنگڑا ۔ تال قوالی

طرز ۔ " گھر سے گئی میری پیاری ۔ "

قباد

شداد ہو تو ناری — افسوس مہرو جانی

اشعار

مجھے چھوڑا بسمل نہیجان کیا دل کو بھی سے لیگیا — یہ ستم یہ ظلم وجفا یہ غم سہون کس طرح سے مین اے خدا

ستمگر میری پیاری سے دستہ ملا نہین قبر مین بھی تو اب سلا	مجھے اپنے طالع خفتہ سے یہی بار بار گلا رہا
مری بات نہ تو نے مانی	افسوس ہر دل جانی

(قباد کا جانا۔)

دوسرا ایکٹ - تیسرا سین

در بہشت شداد - پردہ نمبر (۶)

(در بہشت پر ایک کٹہرے مین قیدی کا گریہ وزاری کرتے اور گونگی کا اسکی محافظ نظر آنا۔)

غزل - موہن پیلو - تال چاچر

طرز ۔۔ اگر یون ہی دل کو ستاتی رہیگی ۔۔

قیدی

ارے شاہ ظالم یہ کیسی جفا ہے	ذرا بھی نہین تجکو خوف خدا ہے
ستاتے ہو کیون دشمنی سے بشر کو	کہ بھوتون کا تو گویا آشنا ہے
سدا خون کرتا ہے تو اک بشر کا	ستمگر نہین رحم تجکو ذرا ہے

ابیات تحت اللفظ

(شداد کا مہر انگیز کو پکڑے ہوئے لانا)

شداد

پکڑ لایا ای گونگی ہین تو اسے	نگہبانی دیتا ہون اسکی تجھے

(بھوتون کی آواز آنا۔)

بھوت (غائبانہ)

ہوا وقت صدقے کا اسے بے خبر   ہماری غذا دسے ہمین زود تر

شداد

ہشت بارہ بجنے مین ہین پانچ کم   ہلاتے ہین اس قیدی کا خون ہم
اری گونگی پی الفور گھنٹا بجا   کہ اب ٹھیک صدقے کا وقت آگیا

(گونگی کا گھنٹا بجانا بھوتون کا یکایک زمین سے نکل آنا اور قیدی کا خون پی جانا شداد کا مہرانگیز کو)

دوغزلہ - دُہن زلہ کھاج - تال قوالی (دہمکانا)

طرز - "اسے صاحبان عالیہ یہ سن لو اک نصیحت ..."

شداد

جو کہا نہ کہنا تو پھر یہی تیرا حال ہوگا   یہ در بہشت سارا ترے خون سے لال ہوگا

مہرانگیز

مجھے مار کر تو ظالم نہ کبھی نہال ہوگا   بُری حالتون سے آخر ترا انتقال ہوگا

شداد

مرے تن مین جان ہے جبتک نہ ترے خوب لو ٹونگا مین   تجھے حشر تک لحد مین حسد و ملال ہوگا

مہرانگیز

کسی بیگناہ کو تو تہِ تیغ کر نہ ظالم   ترے سر پہ آخرش کیا نہین کچھ وبال ہوگا

شداد

نہ سنونگا حیلے تیرے مجھے تو قبول کر لے   نہین کل یہان پہ بکھرا ترا بال بال ہوگا

غزل - دُہن سارنگ - تال وادرا

طرز - "افسوس ترے دل مین یہ کیا بات سمائی -"

مہرانگیز

کس طور سے منہ حق کو دکھا ئیگا ستمگر   بیشک تو جہنم ہی مین جائے گا ستمگر

(یکایک نمودار ہوکر مانع آنا۔)

ٹھمری۔ سوہنی بہاگ۔ تال دادرا

درنہ ۔۔ آشو وا ہے ستے اٹھو سندر آشو ۔۔

فرشتہ

نہ کہو اسے بشر صورت میرا ہی بیان — خدا آج تجھ پر ہوا مہربان
یہ نقش سلیمانی ہے اسے لے بشر — کرو ان جہاں میں تجھے وہ کام کر

(نقش دینا)

ستم کرتا ہے حبشی بد صفات — چھڑا مہر کو اس سے تو بیکذات
جہنم میں شداد کل جائے گا — کلاہ شہی اسکی تو پائے گا
ہمیشہ سے تیرا حافظ خدا — ترے حق میں ہے بس یہ میری دعا

(فرشتے کا زمین میں سمانا قباد کا نقش سلیمانی لیکر جانا۔)

دوسرا ایکٹ۔ پانچواں سین

دہشت شداد۔ پردہ نمبر (۶)

(مہر انگیز کا گریہ وزاری کرتے ہوئے نظر آنا۔)

غزل۔ سوہنی جوگیا اساوری۔ تال دادرا

طرز۔ "میں حمد سے غافل نہیں اک آن خدایا۔"

مہر انگیز

یارب کوئی دنیا میں نہیں یار ہمارا | بجز تیرے سوا کون مددگار ہمارا
ہم بیکس و بےبس کا بھلا کون ہو مونس | جز تیرے نہیں کوئی بھی غمخوار ہمارا
اب وصل ہو اُس یار کا یا موت ہی آئے | جینا تو جدائی میں ہے بیکار ہمارا
رکھ اُسکو تر و تازہ ہمیشہ تو خدایا | پژمردہ نہو وہ گل گلزار ہمارا

(شداد کا آنا اور مہر انگیز کو ستانا۔)

ٹھمری دھن جھنجوٹی تال قوالی

طرز۔ "تجکو پانی کے اندر کا رہنا کیسے بھایا ہے۔"

شداد

چھیڑ صدقے میں ہو جاؤں پیاری کہنا میرا مان
شوہر تو اپنا مجکو بنا لے ——————— چھیڑ
مشکل ہے تیری دل سے فدا ہوں
مجکو چھاتی سے لپٹا لے اے ارمان بھری جان
میں تیرا دیوانہ ہوں تو ہے میری دیوانی ——— چھیڑ

ٹھمری۔ دھن زلہ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز۔ "اک چیز نادر کے سنگھار۔"

مہر انگیز

بس خبردار اے ظلم شعار، کر مجکو نہ خوار ستا ہو بیکار یہی عرض مری ہے بار بار۔ بس
کر خوفِ خدا، اب دل میں ذرا، بیکس پہ جفا ست رکھ تو روا، ہے عرض مری
یہ بار بار۔ ——————————————————— بس

دوغزلہ ۔ دُہن کھاچ ۔ تال چاچر

طرز ۔ "بجومی ذرا پترا کھول پیارے"

شداد

اری ہوش کر اپنے اب بھی ٹھکانے   کہاں ہے سیرا نہ تبلا بہانے

مہر انگیز

ارے سودی راندہ بھیر جھکو خدا نے   کہا تیرا شیطان ملعون مانے

شداد

نہ تو بد زبانی سے باز آئی اتبک   لگی پھر مجھے سخت باتین سُنانے

مہر انگیز

بدون کا ہے تو یار نیکون کا دشمن   تجھے کون شیطان سے بدتر نجانے

شداد

تجھے مردے کی جا کٹہرے میں کہون   کرتا ہوت آئین ابھی تجکو کہانے

(شداد کا مردے کو باہر کرنے کے لئے کٹہرے مین داخل ہونا۔)

مہر انگیز

خدا جلد غارت کرے تجکو ظالم   لگا تو ستم ہگیتا ہون چوڑا سے

(انگوٹھی کا گمشدہ ہونا ہیو تون کا ٹیکا کمر سے سفو وار ہوکر خون شداد پی جانا شداد کا جہنم واصل ہونا قبا دکا مع نقش سلیمانی داخل ہونا۔)

مثنوی ۔ دُہن مالکوس ۔ تال چاچر

طرز ۔ "ارے کون ہے تو بتا اپنا نام ۔۔ "

قباد

ارکین شاہی کرو تم ہراس
یہ نقش سلیمانی ہے میرے پاس

(نقش دکھانا۔)

جو چاہوں تو سب کو بلاؤں میں خواب
دیا اور ہی کوئی ڈھاؤں غضب

کرامات اسکی تو دیکھو ذرا
یہ دیوار ہوتی ہے کیسی فنا

(نقش سلیمانی لگانے سے شدادی بہشت کا یکا یک نابود ہو جانا اور ایک باغ میں تخت شاہی لگا ہوا نظر آنا قباد و مہر انگیز کا بغلگیر ہونا درباریوں کا عاجزی سے رونا۔)

باغ - پردہ نمبر (۹)

مثنوی - دُھن پیلو - تال چاچر

طرز - بلموں کیا ونک کا ستایا ہوں میں ۔۔۔

سب درباری

سُنا ہے بیشک ہوا تھا قصور
خطا بخش دیجئے ہماری حضور

نہیں آپ کو ہم نے پہچانا تھا
اسی سے غریبی کو شہ مانا تھا

مبارک ہو یہ آپکو تخت و تاج
کھلیں ہم غریبوں کے بھی بخت آج

(قباد کا مہر انگیز تخت پر جلوس فرمانا اور دونوں کا باہم اپنی اپنی سرگزشت جدائی سُنانا۔)

غزل - دھن زلہ پیلو - تال پنجابی ٹھیکہ

نیکی کے گلشن میں آئی بہار اب — بدکار سب ہوگئے خوار و زار اب
نیکی کا غنچہ ہوا ہے شگفتہ — کرتے ہیں بلبل چمن میں پکار اب
یہ تخت شاہی مبارک ہو تمکو — دل ہم کریں اپنے تم پر نثار اب
نیکی کا انجام ہے نیک بیشک — انجام بد کا بھی بد دیکھا یار اب

(کھیل کا اختتام پانا اور ڈراپ سین کا گرایا جانا)

اشتہار